ایک ھی سفر میں تکرارِ عمرہ کا حکم

للشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ

سوال :رمضان یا غیر رمضا میں حرم سے حل کی طرف عمرے کا احرام باندھنے کیلئے نکلنے کا کیا حکم ہے؟

فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے ایک ہی سفر میں تکرارِ عمرہ کے بارے میں سوال کیا گیا، سوال کے الفاظ اس طرح ہیں
جواب: شیخ الاِسلام ابنِ تیمیۃ رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ تکرارِ عمرہ اور اسکی کثرت باتفاقِ سلف مکروہ ہے........'' یہ قول چاہے تسلیم کیا جائے یا نہ کیا جائے اتنی بات ضرور ہے کہ ایسا معتمر (عمرہ کرنے والا) جو اپنے شہر سے عمرہ کیلئے آیا ہو اسکا حرم سے حل (مسجدِ تنعیم) کی طرف دوسرے اور تیسرے عمرہ کیلئے رمضان یا غیر رمضان میں نکلنا بدعت ہے، اسلئے کہ یہ چیزیں نبی کریم ﷺ کے زمانے میں معروف نہیں تھیں، اس نوعیت کا صرف ایک واقعہ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں ایک مخصوص پس منظر میں رونما ہوا جسکا تعلق ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے جب انہوں نے حج تمتع کیلئے عمرہ کا احرام باندھا تو انکو حیض آ گیا، نبی کریم ﷺ جب ان کے پاس گئے تو دیکھا کہ وہ رو رہی ہیں آپ نے ان سے رونے کا سبب دریافت کیا تو انہوں نے صورتِ حال سے آگاہ کیا، چنانچہ آپ نے انکو اطمئنان دلایا اور فرمایا: اس چیز کو اللہ نے بنات آدم پر لکھ دیا ہے پھر آپ نے انکو حکم دیا کہ وہ حج کا احرام باندھ کر قارنہ (قران کرنے والا) ہو جائیں، لیکن جب آپ حج سے فارغ ہوئیں تو نبی کریم ﷺ سے گزارش کیا کہ وہ مستقل عمرہ کرنا چاہتی ہیں تو آپ نے اجازت دے دی اور انکے بھائی عبدالرحمٰن بن ابوبکر کو حکم دیا کہ وہ انکو لیکر تنعیم جائیں چنانچہ وہ انکو لیکر وہاں گئے اس طرح حضرت عائشہ نے عمرہ مکمل کیا۔
اگر یہ چیز مطلقاً مشروع (شرعی) ہوتی تو نبی کریم ﷺ اپنے صحابہ کو اسکی رہنمائی ضرور کرتے بلکہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما جو اپنی بہن کیساتھ نکلے تھے انکو بھی عمرہ کی ترغیب دلاتے اسلئے کہ اسکے اندر اجر تھا۔
اور یہ بات بھی ہر شخص جانتا ہے کہ رسول ﷺ نے عام الفتح کے موقع پر مکہ میں انیس دن قیام کیا لیکن آپ نے کوئی عمرہ نہیں کیا جبکہ ایسا کرنا آپ کیلئے آسان تھا، یہ چیز اس بات کی دلیل ہے کہ معتمر جب رمضان یا غیر رمضان میں عمرہ مکمل کرلے تو بار بار حرم سے حل کی طرف (عمرہ کی غرض سے) نہ نکلے اسلئے کہ یہ چیز نبی کریم ﷺ کی سنت نہیں ہے اور نہ ہی خلفاء راشدین اور کسی صحابی کی۔

نوٹ: شیخ رحمہ اللہ نے اس مسئلے کی مزید وضاحت فرئی ہے مگر طوالت کے خوف سے صرف اتنی بات پر اکتفاء کیا جا رہا ہے سمجھدار کیلئے اشارہ کافی ہے، اللہ سے دعا ہیکہ وہ تمام مسلمانوں کو دین کی صحیح سمجھ عطا فرمائے۔آمین ۔ مأخوذ من (صفة العمرة و خمسون فتویٰ مهمة للمعتمرين) للشیخ

محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ